Regd No S. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

# مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ
# المصلح

فی پرچہ ۲ر — ماہانہ ۱۲/۶

ایڈیٹر:- عبدالقادر بی - اے

جلد ۵ | یکم ہجرت ۱۳۳۲ھ ش | یکم مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۹

## کسی ایشیائی ملک کو جنگی قیدیوں کا نگران بنانے کی تجویز
### اقوام متحدہ کے وفد نے رد کر دی

پن من جون ۳۰ راپریل، آج پن من جون میں اقوام متحدہ کے بات چیت کرنے والے وفد نے کمیونسٹوں کی یہ تجویز رد کر دی - کہ جو قیدی اپنے وطنوں کو واپس نہ جانا چاہیں انہیں کسی ایشیائی ملک کی نگرانی میں دے دیا جائے اقوام متحدہ کے اعلیٰ افسر جنرل ہیریسن نے کہا کہ چونکہ ایشیائی ممالک چین کے قریب واقع ہیں - اس لئے ممکن ہے کہ وہ اسکے زیر اثر آ جائیں - اقوام متحدہ کے وفد نے اس غرض کے لئے سوئٹزرلینڈ کا نام تجویز کیا - مسٹر ہیریسن نے کہا کہ جب تک جنگی قیدیوں کا مسئلہ طے نہ ہو جائے عارضی صلح کے دوسرے پہلوؤں پر غور کرنا بے کار ہے۔

## سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۳۰ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

# گیہوں کی قلت کا جائزہ لینے والا امریکی کمیشن اس ہفتے پاکستان روانہ ہو جائیگا
## پاکستان کی غذائی حالت کے متعلق امریکہ کے محکمہ خارجہ اور باہمی تحفظ کے ادارے کی مشترکہ یادداشت سینیٹ میں پیش کر دی گئی

واشنگٹن ۳۰ راپریل پاکستان میں گیہوں کی قلت کا جائزہ لینے کے لئے تین ممبران پر مشتمل جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے - وہ اس ہفتے پاکستان روانہ ہو جائے گا - کل امریکی سینیٹ میں ریپبلکن سینیٹر مسٹر الیگزنڈر سمتھ نے ایک یادداشت پیش کی - جو امریکہ کے محکمہ خارجہ اور باہمی تحفظ کے ادارے کی مرتب کی ہوئی ہے - یادداشت میں کہا گیا ہے کہ پاکستان نے گیہوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت امریکہ سے جو امداد چاہی ہے - حکومت اور باہمی تحفظ کا ادارہ اس سلسلہ میں جلد از جلد کوئی قدم اٹھانے کی کوشش کرے گا - امریکہ کو پاکستان کی غذائی حالت سے سخت تشویش ہے -

یادداشت میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں امریکی سفارت خانے کی رپورٹوں اور پاکستان کے رویے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ جمہوری اداروں کا حامی ہے اور جمہوری اصولوں پر عمل درآمد کر رہا ہے اس وقت اس کو نازک مسئلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - اس موقعہ پر اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی سخت ضرورت ہے - غذائی قلت کا جائزہ لینے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے - اس کی رپورٹ کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ امریکہ جو مدد دینا چاہتا ہے وہ قرض کی صورت میں ہو یا امداد کی صورت میں ہو - یادداشت میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ملک قرض ادا کرنے کے قابل ہو - تو بنکنگ کے اصولوں کے مطابق اسے قرض ہی دیا جائیگا - ایک خوددار اور آزاد ملک بھی اس صورت حال کو ہی پسند کرے گا - پاکستان اب تک اسی بات پر عمل کرتا آیا ہے - لیکن کسی ایسے ملک کو قرضہ دینے سے کوئی فائدہ نہیں - جو اس سے ادا نہ ہو سکے - یا اگر ادا کر دے - تو اس سے اسکی اقتصادی حالت پر سخت بوجھ پڑ جائے - پاکستان اس وقت اپنے زر مبادلہ کے وسائل کو کام میں نہیں لا سکتا - اس نے دس لاکھ ٹن غلہ کے لئے درخواست دی ہے - جس کی قیمت ۱۱ کروڑ ڈالر بنتی ہے - بقیہ پانچ لاکھ ٹن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پاکستان اپنے زر مبادلہ کے وسائل اور کولمبو منصوبہ کو کام میں لائیگا۔

## کراچی میونسپل کارپوریشن کا اجلاس تاحکم ثانی منعقد نہ کیا جائے
### ریٹرننگ آفیسر کے نام سندھ چیف کورٹ کا حکم امتناعی

کراچی ۳۰ راپریل - سندھ چیف کورٹ کے جسٹس انعام اللہ خان نے کراچی میونسپل کارپوریشن الیکشن کے ریٹرننگ افسر کے نام حکم امتناعی جاری کیا ہے کہ کارپوریشن کونسل کا جو اجلاس کل منعقد ہونے والا ہے - وہ تاحکم ثانی منعقد نہ کیا جائے - یہ حکم ایک صاحب کی اس درخواست پر دیا گیا ہے کہ جب تک میونسپل کارپوریشن کے سارے ممبر منتخب نہ ہو جائیں - اس وقت تک کارپوریشن کا اجلاس منعقد نہ کیا جائے - ریٹرننگ افسر کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ وہ ہفتے کے روز عدالت میں حاضر ہوں - اس روز درخواست کی سماعت ہو گی۔

## ویٹ منہ فوجوں نے ایک فرانسیسی چوکی پر قبضہ کر لیا

ہنوئی ۳۰ اپریل - ویٹ منہ کی فوجوں نے لاؤس کے دارالحکومت سے پچیس میل شمال میں ایک اور فرانسیسی چوکی پر قبضہ کر لیا - اس علاقے میں وہ اب تک فرانسیسیوں کی دس اہم چوکیوں پر قبضہ کر چکی ہیں - فرانسیسی فوجیں دارالحکومت میں زور و شور سے دفاعی تیاریوں میں مشغول ہیں - ہنوئی سے ہوائی جہاز برابر گولہ بارود اور سامان حرب لا رہے ہیں -

## اہل ملک کو پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی امداد کرنی چاہیئے
### گورنر جنرل کی اپیل

کراچی ۳۰ راپریل - گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے اہل پاکستان کو ان اداروں کی جو معاشرتی فلاح و بہبود کا کام کرتے ہیں - امداد کرنے کی اپیل کی ہے - پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کے مشترکہ سالانہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان اداروں کا مقصد ملک کے ہر مرد و عورت کو بلا لحاظ ذات و عقیدہ قومیت اور مذہب طبی امداد پہنچانا ہے - اور یہ ادارے اسی طرح بہت اچھا کام کر رہے ہیں - ان کو اپنا کام چلانے کے لئے خاصی رقم کی ضرورت ہے - اس لئے اہل ملک کو خاص کوشش کر کے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔

## وزیر اعظم کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۳۰ راپریل - آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان سندھ کے دو روزہ دورے سے آج کراچی واپس پہنچ گئے - پہنچنے کے فوراً بعد آپ اپنے سرکاری کاموں میں مصروف ہو گئے محکمہ رسد و ترقی کے عملہ کا وفد آنریبل وزیر اعظم سے دوبارہ ملا - آنریبل وزیر اعظم نے شام کو ہالینڈ کے سفارت خانہ کی طرف سے دی ہوئی ایک استقبالیہ دعوت میں شرکت کی

## پریمیئر فوگرمل مردان کی زبردست پیداوار

مردان ۳۰ راپریل - پریمیئر شوگر مل مردان میں اس فصل میں اب تک ایک کروڑ من گنے کا رس نکالا جا چکا ہے - اور اس سے ۲۶ ہزار ٹن چینی نکالی جا چکی ہے - مشرق میں یہ پہلا کارخانہ ہے کہ جس نے ایک فصل میں ایک کروڑ من گنے کا رس نکالا ہو ۔

## مشرقی بنگال پارلیمانی پارٹی اور کونسل کے اجلاس

ڈھاکہ ۳۰ راپریل معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا جلسہ ۸ رمئی کو ہو گا - اس سے اگلے روز مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہو گا

## کارپوریشن کے الیکشن میں مسلم لیگ کی کامیابی

کراچی مسلم لیگ نے ابتک کارپوریشن کے ۱۲ حلقوں کی چھیاسٹھ نشستوں میں سے ۵۱ نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے ۱۵ نشستیں آزاد امیدواروں نے حاصل کی ہیں عورتوں کی تینوں نشستیں مسلم لیگ نے حاصل کی ہیں -

## جموں میں مسلمان افسروں کی جانیں محفوظ نہیں
### شیخ عبداللہ کے نام مسلمان افسروں کا تار

جموں ۳۰ اپریل - صوبہ جموں میں جو مسلمان افسر کام کرتے ہیں - انہوں نے بذریعہ تار شیخ عبداللہ کو مطلع کیا ہے کہ صوبہ میں پرجا پریشد کے ایجی ٹیشن کی وجہ سے ان کی جانیں محفوظ نہیں ہیں - اس لئے ان کا یہاں سے تبادلہ کیا جائے - تار میں کہا گیا ہے کہ اگر ان کا تبادلہ نہیں کیا جا سکتا - تو ان کو چھٹی دیدی جائے - انہوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ ماتحت مسلمان افسروں کو ان کی ہراسانی کے خلاف جموں ہو ۔ ۔ ۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ یکم مئی ۱۹۵۳ء

# پیداوار بڑھانے کے لئے ذرائع

پاک پنجاب اور پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی بہت سی ایسی قابل زراعت اراضی موجود ہے کہ جو صرف پانی کی نایابی کی وجہ سے بیکار پڑی ہے، اگر ان تمام قطعات میں پانی پہونچانے کی سبیل ہو جائے تو یقیناً پاکستان نہ صرف خوراک کے لحاظ سے خود مکتفی ہو سکتا ہے بلکہ اتنی وافر پیداوار حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ ہم دوسرے غیر زراعتی ممالک کو بھی مدد دے سکتے ہیں۔ مگر ایسے قطعات کو سیراب کرنے کے لئے کافی روپیہ سائنسی ذرائع اور محنت کی ضرورت ہے۔ روپیہ کی کمی تو کوئی ایسی کمی نہیں۔ البتہ سائنٹیفک زراعتی آلات اور مشینری کے حصول کے لئے ہمیں ایسی چیزیں بنانے والے ممالک کی اعانت کی ضرورت ہے۔ کم سے کم اس وقت تک جب تک ہمارا اپنا ملک ایسی چیزیں خود بنانے کے قابل نہیں ہوتا۔ ان وجوہات کی وجہ سے یہ کام آہستہ آہستہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہم کوشش کریں تو کم سے کم ایسی مشینری اور ذرائع جو مغربی اقوام نے آج تک ایجاد کئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے انہوں نے اپنے ملک کی پیداوار دو گنی تگنی کر لی ہے حاصل کر سکتے ہیں

ایک زمانہ تھا کہ پنجاب میں نہری سلسلہ کے اجرا کی وجہ سے پنجاب کی گیہوں کی پیداوار ملکی ضرورت سے فاضل ہو گئی تھی اور مغربی ممالک جہاں یہ جنس اس وقت نایاب تھی ہمارے ملک سے گیہوں خریدتے تھے۔ لیکن ہم نے چونکہ کوئی مزید ترقی نہ کی۔ اور بعض مغربی ممالک نے جو ہم سے خریدتے تھے سائنٹیفک طریقے اختیار کر کے اپنے ملکوں میں اتنی پیداوار اب بڑھا لی ہے۔ کہ جہاں ہم اب اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات بھی پوری نہیں کر سکتے۔ وہی ممالک اتنی پیداوار کر رہے ہیں۔ کہ اب ہمیں ان سے اناج لینا ضروری ہو گیا ہے۔ گویا یہ جو ضرب المثل تھی۔ کہ الٹے بانس بریلی اس کی تصدیق ہو رہی ہے۔

ہمارا یہی خیال چلا آیا تھا کہ مغربی پاکستان گندم کا فاضل علاقہ ہے مگر قریب ہی کے اعداد و شمار کے صحیح اندازوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مدت سے ہماری فاضل قوت روز بروز کم ہوتی چلی گئی ہے یہاں تک کہ پچھلے دو سال کے خاص خراب حالات نے ہماری آنکھیں کھول دیں۔ اور ہم کو ضرورت کے مطابق اناج حاصل کرنے میں اتنی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا کہ جن کا بیان حد تحریر سے باہر ہے۔

آج ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ پانی کی کمی اور بارش کا امساک ہمیں اناج کی پیداوار میں قحط سالی کے ایسے درجہ تک پہونچا سکتا ہے۔ کہ ہمیں ان ممالک کے سامنے دست سوال پھیلانا پڑ رہا ہے۔ جن کے متعلق ہمارا وہم بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ ہمیں ان سے کبھی مدد لینے کی ضرورت پڑے گی۔ بے شک دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں۔ جن کو اپنی خوراک کا بڑا حصہ باہر سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ مگر ہمارے ملک کے لئے یہ ایک حادثہ سے کم نہیں ہے

اگرچہ ہمارا ملک جیسا کہ اعداد و شمار کے اندازوں سے ثابت ہوا ہے۔ اب فاضل ملک نہیں رہا تھا۔ مگر دوسری جنگ عالمگیر کے شروع ہونے سے پہلے ہمیں اپنے ملک میں اتنا گیہوں حاصل ہو جاتا تھا۔ کہ عوام بہت کم آمدنی میں گزارہ کر سکتے تھے۔ مگر اب حالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور گیہوں جو ہمارے ملک کی بنیادی خوراک ہے اتنے کمیاب ہو گئے ہیں کہ درمیانہ آمدنی والوں کو بھی ضرورت کے مطابق گندم نہیں مل سکتی۔

ان حالات میں جب تک ہم اپنے ملک کی پیداوار بڑھانے کا ہر ذریعہ استعمال نہیں کرینگے ہمیں بنیادی خوراک سے محروم ہو جانا پڑے گا۔ اس لئے گیہوں کی پیداوار آج ہمارے لئے ایک اہم ترین مسئلہ بن گیا ہے۔ اور ہماری موجودہ حکومت اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگانے پر تل گئی ہے۔ چنانچہ حکومت نے پنجاب کے دو ایسے خطے سیراب کرنے کے سامان کئے ہیں۔ جہاں لفٹ کے ذریعہ پانی پہونچایا جائے گا۔ یہ خطے تیرہ ہزار ایکڑ پر مشتمل ہیں۔ ایک خطہ دان بھراں کے قریب ۵ ہزار ایکڑ پر مشتمل ہے اور دوسرا میانوالی اور داؤد خیل کے درمیان ہے جو ۸ ہزار ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ ان دونوں علاقوں کی زمین چونکہ سطح آب سے اونچی ہے۔ اس لئے مشینری کے ذریعہ پانی پہونچایا جائے گا۔

حکومت کا یہ اقدام نہایت اہم اور مفید ہے۔ اگر پنجاب اور پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی جو پانی کی کمی کی وجہ سے ناقابل کاشت پڑے ہیں۔ کسی طرح پانی پہونچانے کا سامان ہو جائے تو جلد ہی ہمارا ملک واقعی ایک فاضل پیداوار کا ملک بن سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں بہت سی زیر کاشت اراضی ایسی ہے۔ جو صرف بارش سے سیراب ہوتی ہے۔ اگر بارش ضرورت سے کم ہو۔ تو یا تو پیداوار ہوتی ہی نہیں۔ اور اگر ہوتی ہے تو جھاڑ برائے نام رہ جاتا ہے۔ اگر ایسے علاقوں میں بارش کا پانی محفوظ رکھنے کے لئے بڑے بڑے تالاب بنائے جائیں تو جتنی بھی بارش ہو۔ خواہ معمول سے کم ہی کیوں نہ ہو اتنا پانی مہیا ہو سکتا ہے کہ فصل اچھی ہو مگر ایسے تالاب بنانے کے لئے روپیہ اور کمال انجینئری کی ضرورت ہے۔ جو ابھی ہمارے ملک میں آہستہ آہستہ ہی میسر ہو سکتے ہیں۔

ہماری حکومت اب چوکس ہو چکی ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ پیداوار کے ہر پہلو پر غور کرنے کے لئے ماہرین کی ایک مستقل کمیٹی بنانی چاہیئے۔ جو ترقی یافتہ ممالک کے پیداوار بڑھانے اور بنجر اراضی کو قابل زراعت بنانے کے نو ایجاد طریقوں کو یہاں وسعت دینے کے لئے حکومت اور عوام کو مشورے دے

ایسی کمیٹی کے لئے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک سے جو نئے نئے طریقے استعمال کر کے اپنی پیداوار میں روز افزوں اضافہ کر رہے ہیں۔ ان ملکوں کے ماہرین سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہونا چاہیئے۔ بلکہ ایسے ممالک سے ماہرین اور مشینری درآمد کرنے کے لئے بھی آسان ترین وسائل معلوم کرنے چاہئیں۔ اور ان ممالک کی ایسی سکیموں کے متعلق مفید اور کارآمد معلومات بہم پہونچاتے رہنا چاہیئے۔ جو وہ پیداوار کو ترقی دینے کے لئے خود اپنے ممالک میں زیر عمل لا رہے ہیں۔

امریکہ سے جیسا کہ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے حال ہی میں ہورڈ یونیورسٹی کالج آف ایگریکلچر کے ڈین ڈاکٹر ہیری ٹریڈ ایلس کی قیادت میں امریکی ماہرین کا ایک وفد پاکستان کی غذائی صورت حال کا اندازہ لگانے کے لئے آ رہا ہے۔ جو مئی میں اپنی رپورٹ امریکہ کی حکومت کو پیش کر دے گا۔ اس وفد کا کام جیسا کہ معلوم ہوتا ہے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ پاکستان کی موجودہ ضرورت کتنی ہے۔ کتنی خود ملک پوری کر سکتا ہے۔ اور اسے کتنی امداد کی ضرورت ہوگی۔ ہمارا خیال ہے کہ وفد اپنے دورہ میں مزید پیداوار کے امکانات پر بھی کچھ توجہ دے گا۔ یہ موقعہ ہے کہ ہماری وزارت زراعت اس وفد کے دورہ سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

# آئینی اور جمہوری طریق کار

سیاسی سخن طرازی کا فن موجودہ زمانہ میں اپنے پورے کمال کو پہونچ چکا ہے لطف یہ ہے کہ دین جیسی چیز میں بھی جس میں صدق بیانی تقوے کی اولین شرط ہے سخن طرازی کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بے شک اسلام ملکی سیاست کے لئے بھی راہ نمائی کرتا ہے۔ مگر اس کی راہ نمائی کا بنیادی اصول صدق بیانی اور آئین پسندی ہے۔ اور کوئی مقصد غیر متقیانہ طریق کار سے حاصل کرنا اس کی فطرت کے منافی ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج ہمارے ملک میں بعض مدعیان اسلامی سیاست ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو ان ناروا طریقوں کو بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتے جو بے خدا جمہوری سیاست میں بھی استعمال کرنے ناجائز ہیں

جمہوری حکومت کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ رائے عامہ کا اظہار بذریعہ انتخابات ہی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی سیاسی پارٹی خاص پروگرام رکھتی ہے۔ تو اس کے لئے برسر اقتدار آنے کا ایک ہی جمہوری طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ بذریعہ انتخابات اپنی اکثریت ثابت کرے۔ یہ نہیں کہ انتخابات میں تو اس کی نمائندگی صفر ہو۔ مگر مطالبات نعرہ بازی اور دستخط بازی سے اپنی اکثریت ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

اگر مطالبات نعرہ بازی اور دستخط بازی سے کوئی سیاسی پارٹی اپنی اکثریت ثابت کر سکتی ہے تو کسی جمہوری ملک میں ایک منٹ کے لئے بھی کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ ورنہ ہر ناکام پارٹی کوئی نامعقول سے نامعقول نعرہ لے کر ہر وقت قوم کا متفقہ اور متحدہ مطالبہ ثابت کر سکتی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اپنے قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح علیہ السلام کا مقابلہ

جو صدق و صفا آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے دکھایا۔ اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ جان دینے تک سے دریغ نہ کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی منکر الہام تھا۔ برادری کے چند لوگوں کو سمجھانا کونسا بڑا کام ہے۔ یہودی توریت تو پڑھے ہی ہوئے تھے۔ اس پر ایمان رکھتے تھے۔ خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتے ہی تھے۔ بعض وقت خیال آجاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کیا کرنے آئے تھے یہودیوں میں تو توریت کے لئے اب بھی غیرت پائی جاتی ہے۔ نہایت کار یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید اخلاقی نقص یہودیوں میں تھے۔ لیکن تعلیم تو توریت میں موجود ہی تھی۔ باوجود اس سہولت کے کہ قوم اس کتاب کو مانتی تھی۔ حضرت مسیحؑ نے وہ کتاب سبقاً سبقاً ایک استاد سے پڑھی تھی۔ اس کے مقابل ہمارے سید و مولیٰ ہادیٔ کامل اُمیؐ تھے۔ آپؐ کا کوئی استاد بھی نہ تھا۔ اور یہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ کہ مخالف بھی اس امر سے انکار نہ کر سکے۔ پس حضرت عیسیٰؑ کے لئے دو آسانیاں تھیں۔ ایک تو برادری کے لوگ تھے۔ اور جو ہماری بات ان سے منوانی تھی۔ وہ پہلے ہی مان چکے تھے۔ ہاں کچھ اخلاقی نقص تھے۔ لیکن باوجود اتنی سہولت کے حواری بھی پوری طرح درست نہ ہوئے۔ حضرت عیسیٰؑ اپنے پاس روپیہ رکھتے تھے۔ بعض لوگ چوریاں بھی کرتے تھے۔ چنانچہ وہ (حضرت مسیح) کہتے ہیں۔ کہ مجھے سر رکھنے کی جگہ نہیں۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ ایسا کہنے کے کیا معنے ہیں۔ جب گھر بھی ہو۔ مکان بھی ہو۔ اور مال میں گنجائش اس قدر کہ چوری کی جاوے۔ تو پتہ بھی نہ لگے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ دکھانا یہ منظور ہے۔ کہ باوجود ان تمام سہولتوں کے کوئی اصلاح نہ ہو سکی۔ پطرس کو بہشت کی کنجیاں تو مل جاویں۔ لیکن وہ اپنے استاد پر لعنت بھیجنے سے نہ رک سکے۔

اب اس کے مقابلہ میں انصافاً دیکھا جاوے۔ کہ ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسولؐ کے لئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں جلاوطن ہوئے۔ ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و صفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی۔ کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا۔ جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم تزکیہ نفس۔ اپنے پیرووں کو دنیا سے متنفر کرا دینا۔ شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اسکی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔ اور ان میں جو باہمی الفت و محبت تھی۔ اسی کا نقشہ دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔ والف بین قلوبھم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم۔ (پ۱۰) یعنی جو تالیف ان میں ہے۔ وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی۔ خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔ اب ایک اور جماعت مسیح موعودؑ کی ہے۔ جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی۔ جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ جب خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے۔ جو صحابہؓ کے دوش بدوش ہوں گے۔ صحابہؓ تو وہ تھے۔ جنہوں نے اپنا مال۔ اپنا وطن راہِ حق میں دے دیا۔ اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔ ایک دفعہ جب راہِ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا۔ تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت کیا۔ کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو فرمایا کہ خدا اور رسولؐ کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رئیس مکہ ہو۔ اور کمبل پوش۔ غرباء کا لباس پہنے۔ یہ سمجھ لو۔ کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔ ان کے لئے تو یہی لکھا ہے۔ کہ سیفوں (تلواروں) کے نیچے بہشت ہے۔ لیکن ہمارے لئے تو اتنی سختی نہیں۔ کیونکہ یضع الحرب ہمارے لئے آیا ہے۔ یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہیں ہوگی۔

## اسلامی جنگیں

اللہ تعالیٰ بعض مصالح کے رو سے ایک فعل کرتا ہے۔ اور آئندہ جب وہ فعل معرضِ اعتراض ٹھیرتا ہے۔ تو پھر وہ فعل نہیں کرتا۔ اوّلاً ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی تلوار نہ اٹھائی۔ مگر ان کو سخت سے سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ تیرہ۱۳ سال کا عرصہ ایک بچے کو بالغ کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور حضرت مسیحؑ کی میعاد تو اگر اس میعاد میں سے دس سال نکال دیں۔ تو پھر بھی کافی ہوتی ہے۔ غرض اس لمبے عرصے میں کوئی یا کسی رنگ کی تکلیف نہ تھی۔ جو اٹھانی نہ پڑی ہو۔ آخر کار وطن سے نکلے۔ تو تعاقب ہوا۔ دوسری جگہ پناہ لی۔ تو دشمن نے وہاں بھی نہ چھوڑا۔ جب یہ حالت ہوئی۔ تو مظلوموں کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لئے حکم ہوا۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (پ۱۷) کہ جن لوگوں کے ساتھ لڑائیاں خواہ مخواہ کی گئیں۔ اور گھروں سے ناحق نکالے گئے۔ صرف اس لئے کہ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ سو یہ ضرورت تھی۔ جو تلوار اٹھائی گئی۔ ورنہ حضرت کبھی تلوار نہ اٹھاتے۔ ہاں ہمارے زمانہ میں ہمارے برخلاف قلم اٹھائی گئی ہے۔ قلم سے ہم کو اذیت دی گئی۔ اور سخت ستایا گیا۔ اس لئے اس کے مقابل پر قلم ہی ہمارا حربہ ہے۔

## جس قدر کوئی قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے

میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ جس قدر کوئی قرب حاصل کرتا ہے۔ اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے۔ اہلبیت زیادہ مواخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں۔ وہ قابل مواخذہ نہیں۔ لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں۔ تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات و سکنات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ جب مسیحؑ کے ساتھی صحابہؓ کے ہمدوش ہونے لگے ہیں۔ تو کیا آپ ویسے ہیں جب آپ لوگ ویسے نہیں۔ تو قابل گرفت ہیں۔ گو یہ ابتدائی حالت ہے۔ لیکن موت کا کیا اعتبار ہے۔ موت ایک ایسا ناگزیر امر ہے۔ جو ہر ایک شخص کو پیش آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو پھر آپ کیوں غافل ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا۔ تو یہ امر دوسرا ہے۔ لیکن جب آپ میرے پاس آئے۔ میرا دعویٰ قبول کیا۔ اور مجھے مسیح مانا تو گویا من وجہ آپ نے صحابہ کرامؓ کے ہمدوش ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ تو کیا صحابہؓ نے کبھی صدق و وفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا [illegible] تھا۔ کیا وہ دلآزار تھے کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے۔ بلکہ ان میں پرلے درجے کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے۔ کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو۔ اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ۔ تو گھبراؤ نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا صحابہؓ کی طرح جاری رکھو۔

## راتوں کو اٹھو اور دعا کرو

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کے لئے دعائیں کیں بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا۔ اور عملی طور سے دعا کریگا۔ اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ ؎

بر کریماں کارہا دشوار نیست

## انسان نے ولی بننا ہے

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بے شک انسان نے خدا کا ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا۔ تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا۔ اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی۔ لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (پ۲۱) سو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔ کہ انہی پر مدارِ نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں۔ جن میں رضا الٰہی مطلق ہی ہو۔ پس اس سے تم نے و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ (پ۲۸) کے مصداق بننا ہے۔

# جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان ایام میں ایک کڑی آزمائش اور صعب امتحان درپیش ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ مومن آزمائش میں گھبراتا نہیں۔ اگر آزمائش اور امتحان کا عرصہ ایک طرف ظاہری مشکلات اور تکلیفات کا عرصہ ہوتا ہے۔ تو وہی زمانہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کو جلد تر حاصل کر لینے کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔

اگر ایک طرف ہمارے دل اپنے عزیزوں کی مشکلات اور تکالیف کو دیکھ کر اور ان کے ذکر کے احساس کی وجہ سے درد سے بھر آتے ہیں۔ تو وہی درد ہمارے سب دکھوں اور کمزوریوں کی دوا بھی بن سکتا ہے۔ اس لیئے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ فکر کی ضرورت ہے۔ مستعدی اور سرگرمی کا وقت ہے۔ قربانی کا دور ہے۔ خدمت ملک و ملت و دین کا موقعہ ہے ہمیں ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ ہاتھ سے خالی چلے جائیں۔

پاکستان جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے محض اس کے فضل کے ماتحت مسلمانوں کو بطور ایک نعمت کے عطا فرمایا گیا ہے۔ اس وقت مشکلات میں گھرا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ مشکلات خود ہم سب پاکستانیوں کے لیئے ترقی فلاح اور بہبودی کا زینہ بن سکتی ہیں۔ بشرطیکہ ہم ان قربانیوں اور ان مخلصانہ مساعی کے لیئے تیار اور مستعد ہو جائیں۔ جن کا ہم سے وقت مطالبہ کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ اپنی تعداد اور اپنے ظاہری وسائل کے لحاظ سے پاکستان میں آٹے میں نمک کی نسبت بھی نہیں رکھتی۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے دل و دماغ اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے پاکستان کی والہانہ ہمدردی اور مخلصانہ خدمت کے جذبات سے سرشار ہیں۔ اور ہمارے یہ جذبات محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کی خاطر ہیں نہ کسی ذاتی یا جماعتی مفاد کی خاطر۔ گو ہمارے ذاتی اور جماعتی مفاد بھی پاکستان کے استحکام اور اسکی بہبودی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا سب سے پہلا فرض جو اسلام ہم پر عائد کرتا ہے۔ یہ ہے کہ ہم حکومت کی تمام ان مساعی میں جو وہ پاکستان کے استحکام اور بہبودی کی خاطر اختیار کرتی ہے۔ اس کے ساتھ پورا اور مخلصانہ تعاون کریں اور ہر قربانی جس کا ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اسے نیک نیتی سے اور آخری حد تک پیش کر کے ملک کے لیئے ایک نمونہ قائم کریں۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ خاص فضل ہے۔ کہ ساٹھ سال سے زائد عرصہ تک ہماری تربیت خدمت عامہ اور دین اور ملت کی خاطر قربان جیسے امور میں ہوتی رہی ہے۔ اس لیئے ہمارے لیئے ایسی خدمت اور قربانی کا نمونہ پیش کرنا دوبھر نہیں ہونا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں ہمارا دوسرا فرض یہ ہے، کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں اخلاق اور قانون کی پابندی کر کے حکومت اور ملک کے امن پسند شہریوں کی پریشانیوں میں تخفیف اور ان کے اطمینان میں اضافہ کرنے کا موجب بنتے چلے جائیں۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے، کہ اسلام نے جو فرض اخلاق اور قانون کی پابندی کا نیز حکومت کی اطاعت کا مسلمانوں کے ذمہ لگایا ہے۔ اور جو اسلام کی تعلیم کا ایک خصوصی امتیاز ہے۔ ہماری جماعت اس فرض کی ادائیگی میں ایک نمایاں حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بے جا حریت کے دعویداروں کی طرف سے اس وجہ کی بناء پر طعن و تشنیع کا مورد بھی بنتی رہی ہے۔ اس لیئے اس نمونہ کا قائم رکھنا اور مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بھی اس معیار کو گرنے نہ دینا ہمارے لیئے کوئی اہم امر نہ ہونا چاہیئے۔ البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ خاص مشکلات اور آزمائش کے عرصہ میں بھی ہم ایک دوسرے کو اس اہم فرض کی یاددہانی کراتے رہیں اور اسے کما حقہ ادائیگی کی تلقین کرتے رہیں۔

ہمارا تیسرا فرض یہ ہے۔ کہ جہاں کہیں ان ظاہری مشکلات کی وجہ سے پاکستانی شہریوں کے کسی حصہ میں پریشانی گھبراہٹ یا اضطراب کے آثار پیدا ہوں۔ ہم اپنے عمل اور نمونہ سے نیز لفظی تلقین سے اور جہاں تک ہماری توفیق ہو عملی خدمت اور ایثار سے ان آثار اور ان کے موجبات کو دور کر کے اپنے تمام بھائیوں کے دلوں میں صبر، ہمت، بلند حوصلگی، استقلال اور سرگرمی کے جذبات کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور باہمی تعاون اور خدمت خلق اور برادرانہ ہمدردی کے جذبات کو مضبوط کرتے جائیں۔

اللہ تعالےٰ نے پاکستان میں ہمیں ایک بہت بڑے مقصد کا حامل بنایا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیئے متواتر اعلیٰ قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ان قربانیوں کو آخری حد تک ادا کرنے کے لیئے تیار رہنا چاہیئے۔

(باقی)

# رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ کا بے مثال عشق

(۱)

ذوق نے محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے

اب زباں پر بھی نہیں آتا کہیں الفت کا نام
اگلے مکتوبوں میں کچھ رسم کتابت ہو تو ہو

یہ بات دنیوی تعلقات پر نظر دوڑاتے ہوئے تو ایک حد تک درست تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اور ماننا پڑتا ہے کہ واقعی باہمی تعلقات میں فدائیت اور محبت عنقا ہے۔ لیکن دینی لحاظ سے جب ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے حالات زندگی پر نظر دوڑاتے اور ان کی اس محبت پر غور کرتے ہیں۔ جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ تھی۔ تو ہمیں اگلے مکتوبوں کی "رسم کتابت" کا حوالہ دینے کی بجائے علی الاعلان کہنا پڑتا ہے۔ کہ حقیقی عشق و محبت کا سبق اگر کسی نے سیکھنا ہو۔ تو وہ صحابہ کرامؓ سے سیکھے۔

یہ امر محتاج تصریح نہیں۔ کہ مرشد اور مرید کا تعلق نہایت نازک ہوتا ہے۔ ایسا نازک کہ بعض اوقات معمولی سی خلاف توقع بات مرید کا قدم ڈگمگا دینے کے لیئے کافی ہوتی ہے۔ لیکن باوجود تعلق کی اس نزاکت کے صحابہؓ کرام کا بڑے سے بڑے مصائب کی پروا نہ کرنا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاطر خطرناک سے خطرناک مشکلات کو برداشت کرتے چلے جانا جہاں ان کے اس اخلاص اور قلبی لگاؤ کا ایک بین ثبوت ہے۔ جو ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ وہاں آپ کی صداقت و حقانیت کی بھی یہ ایک کھلی دلیل ہے۔ کیونکہ حقیقی محبت کبھی جھوٹے اور مفتری انسان سے نہیں ہو سکتی۔ اس محبت و عشق کے ثبوت میں اگرچہ بکثرت واقعات پیش کیے جا سکتے ہیں۔ مگر مثال کے طور پر تاریخ اسلام سے صرف چند واقعات ہدیۂ احباب کیئے جاتے ہیں۔

(۱)

حضرت خبیب رضؓ ایک بہت بڑے صحابی گزرے ہیں۔ ایک موقع پر کفار انہیں گرفتار کر کے قتل کرنے کے لیئے جنگل کی طرف لے گئے اور انہوں نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا۔ تا کہ سب یہ ہولناک منظر دیکھیں۔ جب وہ اس صحابی رضؓ کو شہید کرنے کے لیئے مقتل کی طرف لے جا رہے تھے۔ تو رؤسا قریش میں سے ابوسفیان بن حرب اس صحابی سے مخاطب ہوا۔ اور کہنے لگا۔ سچ کہنا کیا تمہارا دل نہیں چاہتا۔ کہ تمہاری جگہ اس وقت ہمارے ہاتھوں میں محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہوتا۔ اور ہم اسے تمہاری جگہ قتل کرتے۔ اور تم بڑے مزے سے اپنے گھر میں بیٹھے رہتے۔ اس صحابی رضؓ نے جواب دیا۔ واللہ ما احب ان محمدًا الآن فی مکانہ الذی ھو فیہ تصیبہ شوکۃ تؤذیہ وانی لجالس فی اھلی۔ کہ خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ میری یہاں جان بچے اور اس کے عوض اپنے گھر بیٹھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا تک چبھے۔ ابوسفیان بن حرب نے جب یہ جواب سنا۔ تو بے اختیار کہہ اٹھا۔ کہ ما رایت من الناس احدًا یحب احدًا کحب اصحاب محمدٍ محمدًا۔

(سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صـ ۱۸۹)

کہ واللہ میں نے کسی شخص کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا۔ جتنی اصحاب محمد محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے کرتے ہیں۔

(۲)

حدیبیہ کے مقام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے عشق و محبت کا جس رنگ میں مظاہرہ کیا۔ اس کی نظیر بھی کسی اور جگہ نہیں مل سکتی۔ اس موقعہ پر کفار کا ایک بہت بڑا رئیس بھی موجود تھا۔ اور اس نے خود وہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اس قدر اس سے متاثر ہوا۔ کہ وہ قریش کے پاس جا کر کہنے لگا۔ واللہ لقد وفدت علی الملوک و وفدت علی کسریٰ و قیصر و النجاشی واللہ ان رایت ملکًا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمدٍ محمدًا و اللہ ان یتنخم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم فدلک بھا وجھہ و جلدہ و اذا امرھم ابتدروا امرہ و اذا توضأ کادوا یقتتلون علی وضوئہ و اذا تکلموا عندہ خفضوا اصواتھم و ما یحدون النظر الیہ تعظیمًا لہ۔ طبری جلد ۳ صـ ۱۵۳۷

کہ خدا کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا۔ میں نے کسریٰ کو بھی دیکھا۔ اور اسکی رعیت کو بھی۔ میں نے قیصر کو بھی دیکھا اور اسکی رعیت کو بھی۔ میں نے نجاشی کو بھی دیکھا۔ اور اسکی رعیت کو بھی۔ مگر مجھے ایک بھی بادشاہ ایسا نہیں ملا۔ جس کی تعظیم اس حد تک اسکی رعیت کرتی ہو۔ جس حد تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(باقی صفحہ ۷ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھوالناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

# سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

## اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو

——— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ———

برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ ایام میں خشک سالی کی وجہ سے یا تو جماعت کے لوگ چندہ بھجوا نہیں سکے اور یا وہ پہنچ نہیں سکا۔ اس وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے قریباً ایک لاکھ سے زیادہ بقائے باقی ہیں۔ اور تحریک جدید کے قریباً ساٹھ ستر ہزار بلکہ گذشتہ بقائے ملا کر قریباً ڈیڑھ دو لاکھ۔ یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے۔ کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے۔ تو آپ خود سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائیگی۔ مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔ تحریک جدید کے دو مہینے کے اخراجات باقی ہیں لیکن آج ۱۰ تاریخ آ چکی ہے لیکن ابھی کے کارکنوں کو کوئی گذارے نہیں ملے۔ یہی حال صدر انجمن احمدیہ کا ہے۔ آخر سلسلے کے کام آپ نہ کریں گے۔ تو کون کریگا؟ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں جو کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طالب علمی کے زمانہ میں میرے پاس دو اچھی صدریاں تھیں۔ ان میں سے ایک صدری چوری ہو گئی۔ اور میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً دوسری صدری بھی نکال کر خدا کی راہ میں دے دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک مہینہ کے اندر اندر خدا تعالیٰ نے مجھے اتنا روپیہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا اور کئی سال مکہ میں رہ کر میں نے اسی سے تعلیم پائی۔ پس اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو۔ اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۳۰۔۴۔۵۳

# تحریک جدید کے چندوں میں مخلصین کے قابل تقلید اضافے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں قربانی اور ایثار کی روح پھونک رہے ہیں اور احباب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے حضور کی تحریک پر لبیک کہتے۔ اور قربانیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں — اللّٰھم زد فزد

گذشتہ ایام میں جب سال ۱۹ میں گذشتہ سال کے وعدوں کے مقابلہ میں بیس ہزار کی کمی ہوئی۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جن احباب نے نمایاں یا بیس فی صدی یا اس سے بھی زیادہ اضافہ فرمایا ان احباب کرام کے جذبہ ایثار و قربانی کو شکریہ کے ساتھ اس لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ کہ دوسرے دوست بھی ان کی نیک مثال سے فائدہ اٹھا کر اپنے وعدوں کی ادائیگی کے وقت اضافہ سے ادا کریں تاکہ دوران سال میں جن دوستوں کے وفات پا جانے یا پنشن پا جانے کے سبب آمد کے کم ہو جانے پر وعدہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کا ازالہ ہوتا رہے۔ اور دین کے کام میں روک نہ ہو۔

(۱) محمود احمد صاحب بہلول پوری سال ۱۸ میں آپ کا وعدہ ۶۴۲ تھا۔ اور ان پر گذشتہ سال اور اس سال ۱۸ کا بھی بقایا تھا مگر باوجود اس کے انہوں نے سال ۱۹ میں اپنا وعدہ ڈبل پیش کرتے ہوئے لکھا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بقایا اور سال رواں کا یہ وعدہ آخر سال تک اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ادا کروں گا۔

(۲) ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب کوئٹہ گذشتہ سال ۳۵۰ دیا تھا۔ سال ۱۹ میں ۸۷۰ کا وعدہ ہے جو قریباً ۳ گنا اضافہ سے ہے۔

(۳) خلیفہ عبد المنان صاحب کوہاٹ۔ آپ نے ایک خواب کی بنا پر اپنا وعدہ ڈیوڑھا سے بھی زیادہ کر کے ۶۰۰ روپیہ ادا بھی کر دیا۔

(۴) مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی = سال ۱۸ میں ۴۷ روپیہ ادا فرمائے تھے۔ سال ۱۹ میں وعدہ ۲۰۰ ہے

(۵) میاں محمد یوسف صاحب سابق چیف کیمسٹ سیمنٹ سکھر۔ آپ اپنی ملازمت سے تو ریٹائر ہیں مگر باوجود ریٹائر ہونے کے نہ صرف وعدہ میں حضور کی منظور فرمودہ رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے گذشتہ سال ملازمت والے وعدہ کو ڈبل کر کے ۶۷۰ دیا۔ اور سال ۱۹ میں مزید اضافہ کر کے ایک ہزار روپیہ ادا فرما دیا۔ تا مرکزی ضروریات تبلیغ اسلام میں خلل نہ ہو

(۶) عبد الجلیل صاحب عشرت لاہوری حال ڈھاکہ نے گذشتہ سال سے ڈبل کر کے ۱۵۰/- کا وعدہ فرمایا

(۷) ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کنہ کوٹ۔ آپ نے گذشتہ سال اپنا وعدہ دگنا کیا تھا۔ امسال مزید اضافہ کر کے ۴۲۵/- کر دیا۔

(۸) ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرت سری لاہور۔ آپ نے گذشتہ سال پر بیس فی صدی کا اضافہ کر کے ۳۰۰/- کا وعدہ کیا

(۹) ڈاکٹر عمر الدین صاحب جہلم۔ دن نے بیس فی صدی کا اضافہ کرتے ہوئے ۵۰۰/- کا پیش حضور فرمایا۔

(۱۰) کراچی سے چوہدری احمد مختار صاحب جو گذشتہ سال ۲۱۰۰/- روپیہ دے چکے تھے۔ سال ۱۹ میں بیس فیصدی کے اضافہ کے ساتھ ۲۵۰۰/- کا وعدہ کیا تھا۔

(۱۱) خواجہ عبد اللطیف صاحب آف ڈیرہ دون حال لاہور سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ محترمہ سکینہ شکیل صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب الدین احمد صاحب کوئٹہ کا حساب معہ سابقہ بقایا کے ۱۲۸/- کا آیا ہے اس میں ایک سو روپیہ امسال ہے باقی ۲۸/- جلد امسال ہونگے۔ اور آپ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کے ۳۰/- امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۱۲/- غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد العزیز صاحب حقانی مرحوم کے ۴۴/- اور محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کے ۱۰۰/- نیز محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اپنے مرحوم والدین کی طرف سے ایک سو روپیہ اضافہ کر کے کل ۳۵۰/- کی رسید ارسال کر رہی ہیں۔

تحریک جدید میں متواتر انیس سال تک حصہ لینے والے احباب اگر اپنے مرحوم خویش و اقارب کی طرف سے ان کو ثواب پہنچانے کیلئے اضافہ کرنا چاہیں۔ تو کر سکتے ہیں۔ ان کو اجازت ہے۔ بلکہ انیس سال تک کا چندہ تحریک جدید دے کر بھی مرحومین کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

پس یہ مثالیں اضافہ کی پیش کرتے ہوئے سابقون الاولون کے مجاہدین سے گذارش ہے۔ کہ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں بھی وعدہ سے زیادہ ادا کر رہے ہیں۔ اس آخری سال میں بھی اضافہ کر کے ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

# اطمینانِ قلب۔ اللہ تعالیٰ پر زندہ یقین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

## سچی محبت حاصل کرنے کا طریق

از مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

انسان غیر شعوری طور پر ایک ایسی ہستی کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ جو اس کی روح اور قلب کے لئے باعث تسکین ہو۔ غیر شعوری اسلئے کہ دنیا میں اکثر لوگ بظاہر کسی تغیر کے خواہشمند نہیں ہوتے۔ مگر ان کی روح ایک تغیر چاہتی ہے۔ جو ان کے لئے راحت کا موجب ثابت ہو سکے۔ مگر بعض لوگ بذات خود کسی نئی چیز کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ جو ان کی روح و دل کو اطمینان دے سکے۔ اس لئے جب بھی کوئی تغیر ہوتا ہے۔ یہ لوگ اسی کی طرف دوڑتے ہیں کہ شائد اسی میں ان کی راحت کے اسباب ہوں۔ مگر دنیاوی انقلاب محض سراب ہی سراب ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا کوئی روحانی انقلاب لاتا ہے۔ تا کہ بھٹکے ہوئے راہی اور تشنہ مسافر چشمہ سے سیراب ہو سکیں۔ اس لئے جب کوئی مامور من اللہ آتا ہے سعید روحیں اس سے فیضیاب ہونے کے لئے اس کی طرف والہانہ انداز سے دوڑتی ہیں۔ اور اس سے یقین و معرفت حاصل کرتی ہیں۔

دنیاوی عالم اور فلاسفروں کے پاس کیا ہوتا ہے۔ صرف دماغی ڈھکوسلے یا اختراعی علم جو ان کے محدود دماغ اور محدود لیاقت سے پیدا ہوا۔ یہ علوم ہرگز اطمینان قلب کا باعث نہیں ہوتے۔ مگر خدا کا مامور جو کہتا ہے یقین و وثوق سے کہتا ہے۔ اس لئے روح کو چین و آرام ملتا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر سارے کے سارے لوگ اس مامور من اللہ پر ایمان کیوں نہیں لے آتے؟ جبکہ ان کی روح بول رہی ہوتی ہے۔ کہ ان کی غذا صرف وہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر تمام دنیا کے باشندے اس مصلح پر ایمان نہیں لاتے۔ تو اس سے ہم یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ کہ وہاں روح کو تسکین نہیں ملتی۔ اس کے دوسرے محرکات ہیں مثلاً کوئی اپنی ظاہری عزت و ناموس کی خاطر کوئی جاہ و حشمت کی خاطر کوئی عزیز و اقارب کی خاطر اپنے پرانے عقیدوں کو نہیں چھوڑتا۔ ورنہ ان کی روح پکار پکار کر کہہ رہی ہوتی ہے۔ کہ اسکے آرام و سکون کی آماجگاہ وہی ہے۔

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

کہ ہم نے ہر شخص کی پیدائش احسن اور عمدہ طریق سے کی یعنے ہم نے اس کی روح میں اپنی روح ودیعت کی۔ مطلب یہ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ ماں کے پیٹ سے چور و ڈاکو یا غاصب بنکر نہیں آتا۔ بلکہ بعد میں بیرونی ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔

پس روح کا سکون وہی مقام ہے جو انبیاء علیہم السلام لاتے ہیں۔ مگر لوگ ظاہری شوکت کی وجہ سے اپنی فطرت کو دبانا چاہتے ہیں ایک محاورہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اسی طرح روح بھی اپنے اصل کی طرف عود کرنا چاہتی ہے۔

فطرت کو کتنا ہی دباؤ مگر بسا اوقات وہ ظاہر ہو ہی جاتی ہے۔ مثلاً انگلستان کا ایک مشہور موحد واٹسن ایک روز ہستی باری تعالےٰ کے متعلق ایک کتاب لکھ رہا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اور اس نے پوچھا واٹسن تم کیا لکھ رہے ہو۔ اس نے کہا خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق لکھ رہا ہوں۔ پھر اس نے کہا واٹسن تمہارے جیسا روشن دماغ اور عالم آدمی بھی خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ واٹسن کو اس گفتگو سے غصہ آیا۔ اس نے بوٹ اٹھا کر زور سے آدمی پر دے مارا۔ چوٹ کی وجہ سے بے اختیار اس شخص کے مونہہ سے نکل گیا

"Oh my God"

یعنی اے میرے خدا واٹسن نے کہا بس یہی وہ خدا ہے جس کو میں منوانا چاہتا تھا۔ پس فطرت کبھی کبھی باوجود دبانے کے اپنا اظہار کر دیتی ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روح جس آرام و اطمینان کی تلاش میں ہوتی ہے۔ وہ خدا ہی بھیجتا ہے جیسی قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشگوئیوں میں فرمایا ہے کہ میرے بعد ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ دنیا میں فسق و فجور پھیل جائے گا۔ لوگ خدا کو بھول جائیں گے۔ اپنے حقیقی رب سے غافل ہو جائیں گے۔ اور اس قدر تاریکی پھیلے گی کہ روحیں وادیوں اور صحراؤں میں بھٹکتی پھریں گی۔ لوگ اپنی فطرت کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ اور ہوا و نفس کے پرستار بن جائیں گے۔ یقین و معرفت سے کوسوں دور جا پڑیں گے۔ تب خدا ان بے قرار بے چین اور پیاسی روحوں کے لئے ایک چشمہ نکالے گا یقین اور معرفت کا چشمہ جہاں آرام ہو گا سکون ہو گا۔ لوگ سینکڑوں برس سے ایسے زمانہ کے لئے امید لگائے بیٹھے تھے۔ آخر وہ خدا کا بندہ ظاہر ہوا اس نے اعلان کیا کہ میں خدا کا فرستادہ ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت اور اسلام کی روحانی بادشاہت قائم کرنے آیا ہوں۔ میں بے بس اور مجبور روحوں کو بلاتا ہوں۔ کیونکہ یقین و معرفت لے کر آیا ہوں خدا کے مامور نے ہر میدان میں دشمنان اسلام کو پکارا۔ کہ میرے مقابلہ کے لئے آؤ۔ مگر کوئی نہیں آیا۔ اگر آیا تو ہلاکت کے گڑھے میں گرا۔ اس نے اس یقین سے کہا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اگر تمہیں شک ہے تو آؤ معجزات دیکھو۔ جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہے ہیں۔ گویا ایک پہلوان تھا جو اکھاڑے میں کھڑا ہر طریقے سے مدمقابل کو دعوت دے رہا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے نہیں تھے۔ تو کیا اس شان اور تحدی سے دعوے کر سکتے تھے۔ لوگوں کو دنیا کے گوشہ گوشہ سے اپنے مقابلہ پر بلا سکتے تھے۔ یہ صرف وہی وجود کر سکتا ہے جسکو خدا پر کامل یقین ہو۔ خدا پر آپ کو جو یقین حاصل تھا اس کا اندازہ حضور کی اس تحریر سے لگائیے۔

"اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مردار کھانے میں کیا لذت۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کر لے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ ایک مردہ کفن میں لپٹا ہوا ہے۔ پھر کیا ایک مشت خاک؟ کیا یہ مردہ خدا ہو سکتا ہے کیا یہ تمہیں کچھ جواب دے سکتا ہے ذرہ آؤ۔ ہاں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اس سڑے گلے مردہ کا میرے خدا کے ساتھ مقابلہ کرو۔"

پھر فرماتے ہیں :-

" اگر تم میں شک ہو تو آؤ چند روز میری صحبت میں رہو۔ اگر خدا کے نشان نہ دیکھو تو مجھے پکڑ داو اور جس طرح چاہو تکذیب سے پیش آؤ میں اتمام حجت کر چکا۔ اب جب تک تم اتمام حجت کو نہ توڑ لو تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔ خدا کے نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں کیا تم میں سے کوئی نہیں جو سچا دل لے کر میرے پاس آوے۔ کیا ایک بھی نہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ٦۲-٦۳)

پھر آپ نزول المسیح صفحہ ۸۴-۸۵ پر فرماتے ہیں :-

"جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے سے قبول کرتا ہے۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا . . . .

اسکے پاس نرے قصے ہیں نہ شہادت۔ خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں جو شخص میرے پاس آئے گا اور مجھے قبول کرے گا۔ وہ نئے سرے سے خدا کو دیکھے گا۔"

آگے فرماتے ہیں :-

"وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے اس نے میری روح پر ابتداء میں محض کلام کے ساتھ تجلی کی۔ اور اپنے مکالمات کا دروازہ میرے پر کھولا۔ پس وہی ایک بات جو بالخصوص میرے لئے کافی باعث کشش ہوئی۔ اور حضرت احدیت کی طرف مجھے کھینچ کر لے گئی۔ یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دل پر کیا کیا اثر ڈالے۔ مجھے کہاں تک بسوختا دیا اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

## رسول کریمؐ سے صحابہ کرامؓ کا بے مثال عشق:۔ بقیہ صفحہ (۲)

کے ساتھ اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تھوک نہیں پھینکی۔ مگر لوگ اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھاتے اور اپنے چہروں اور جسموں پر ملتے وہ نہیں کوئی حکم نہیں دیتا مگر فوراً لوگ اس کی تعمیل کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور جلد سے جلد اُسے پورا کر کے دکھاتے۔ وہ وضو کرتا تو اس کے ساتھ اس کا ہر قطرہ اٹھاتے۔ اور اپنے مونہوں اور اپنے ہاتھوں پر ملنے لگتے وہ جب بات کرتے۔ تو اس کے سامنے اپنی آواز کو نیچا رکھتے۔ اور کبھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
"جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دلوں میں یہ عزم اور ارادہ لے کر کھڑے ہوں۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے"

# اگر فرانس نے پاکستان اور بھارت کی طرح ہم کو آزاد نہ کیا

## تو ہم بغاوت کا علم بلند کر دیں گے

### فرانسیسی حکام کو کمبوڈیا کے وزیر اعظم کا انتباہ!

پیرس ۳۰ / اپریل کمبوڈیا کے وزیر اعظم پین ناؤتھ نے اعلان کیا ہے کہ اگر فرانس نے ہمیں آزاد نہ کیا تو اس بات کا امکان ہے کہ جب ویٹ من فوجیں کمبوڈیا پر حملہ کریں تو ملک کے تمام باشندے حملہ آوروں کا ساتھ دیتے ہوئے فرانسیسی حکام کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں۔ وزیر اعظم نے جو ان دنوں پیرس میں ہیں کل ایک بیان جاری کیا جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ فرانس کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ وہ کمبوڈیا کو اسی طرح آزاد کر دے جس طرح برطانیہ نے پاکستان اور بھارت کو آزادی دے دی تھی انہوں نے کہا میں نے یہ بیان شاہ کمبوڈیا کی ہدایت کے مطابق دیا ہے کیونکہ وہ ان تمام اعلانات کی وضاحت کرنا چاہتے تھے۔ جو انہوں نے امریکہ کے دوران قیام میں وہاں کئے تھے۔

## ہندوستان میں نئے پاکستانی ہائی کمشنر کا تقرر

### بھارتی حکومت کی منظوری ابھی حاصل نہیں کی گئی

نئی دہلی۔ ۳۰ / اپریل معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے مسٹر شعیب قریشی کی جگہ ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر کے طور پر مسٹر چندریگر کی تقرری کے متعلق بھارت کی حکومت کو ابھی تک باضابطہ اطلاع نہیں دی ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر چندریگر مئی کے وسط تک نئی دہلی پہنچ جائیں گے

## ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل سپلائی کو معطل کر دیا گیا

کراچی ۳۰ / اپریل وزیر خوراک و زراعت خان عبدالقیوم خان نے کل سپلائی اینڈ ڈیولپمنٹ کے ڈپٹی ڈائرکٹر مسٹر اے۔ بی۔ کرافرڈ کو فوری طور پر معطل کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم اس بنا پر جاری کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر اے۔ بی۔ کرافرڈ پر یہ الزام لگایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے رشوت لینے کی کوشش کی ہے ان کے خلاف مقدمہ چلانے کی بھی اجازت دیدی گئی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ / اپریل بریلی سے چوتیس میل کے فاصلے پر ریل گاڑی کے ایک حادثہ میں تین افراد ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے۔

# مسلم لیگ کو ووٹ دینا ملک کو مضبوط و متحد بنانا ہے

## لاڑکانہ کے پبلک جلسے میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی تقریر

سکھر ۳۰ / اپریل کل وزیر اعظم محمد علی نے اہل لاڑکانہ سے اپیل کی کہ اگر وہ ملک کو مضبوط و مستحکم بنانا چاہتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیں وزیر اعظم نے کہا میں آپ لوگوں سے قومی جماعت کے ایک مخلص کارکن اور ایک ادنٰے خادم کی حیثیت سے خطاب کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا ملک میں مسلم لیگ ہی وہ واحد سیاسی جماعت ہے۔ جو صحیح معنوں میں منظم کہلا سکتی ہے۔ مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دینا دراصل مسلم لیگ کو ووٹ دینے کے مترادف ہے مسلم لیگ ملک کے مشرقی اور مغربی حصوں کے درمیان اتحاد کا ایک نشان ہے۔ آزاد امیدوار لوگوں کی رہنمائی اور ان کی فلاح و بہبود کیلئے کوئی پروگرام پیش نہیں کر سکتے۔ ان کے حق میں ووٹ دینا کسی حال میں بھی لائحہ عمل کے نام پر ووٹ دینا نہیں کہلا سکتا۔ آپ نے ان امیدواروں سے بھی خبردار کیا جو اپنے آپ کو مسلم لیگی ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں مسلم لیگ نے نامزد نہیں کیا ہے۔ آپ نے کہا لوگوں کو ایسے جھوٹے دعووں سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے ہم مرکزی پارلیمانی بورڈ نے جنہیں نامزد کیا ہے صرف وہی مسلم لیگی امیدوار ہیں۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ مرکزی قیادت پر پورا اعتماد رکھیں اور اپنی تمام قوتیں ان مسائل کو حل کرنے پر صرف کریں جو ملک کو درپیش ہیں۔

ماسکو ۳۰ / اپریل روس کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کی فوج کسی ملک پر حملہ کرنے یا کسی کو جنگ کی دھمکی دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

---

## بقیہ صفحہ ۶

کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ اور کیا میرے دل میں سے لے لیا۔ اور کیا دے دیا۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں۔ کس پیرایہ میں دلوں میں بٹھا دوں۔ جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا۔ کوئی نہیں جانتا۔ مگر میں اور جس محبت کے مقام پر میرا قدم ہے کوئی نہیں جانتا مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ ابتدائی ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے۔ جس کی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا۔ جیسا کہ ایک زبردست بگولہ ایک تنکے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے۔

پس اے خدا کی سچی محبت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عشق قلوب میں پیدا کرنے کی تمنا رکھنے والو! آؤ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ یقیناً تمہیں اللہ تعالٰے پر ایک زندہ کامل اور مستحکم یقین حاصل ہو جائیگا۔ اور تمہارے قلوب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے لبریز ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

---

## بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نہ کبھی ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی برسر اقتدار پارٹی اطمینان سے کام سرانجام دے سکتی ہے۔ اس طرح تو کوئی شخص چند سخن طراز مقرروں کو اپنے ساتھ ملا کر ملک میں بے اطمینانی پھیلا سکتا ہے۔

بعض لوگ تو ایک جمہوری ملک میں مطالبات نعرہ بازی اور دستخط بازی جیسے غیر جمہوری اور غیر آئینی طریق کار کو بھی جمہوری اور آئینی کہہ کر اپنے آپ کو فریب دینے سے نہیں جھجکتے۔ جو پارٹی مقررہ جمہوری طریق کار سے برسر اقتدار نہیں آ سکتی۔ اگر وہ مقررہ آئینی طریق کار سے ہٹ کر کوئی حرکت کرتی ہے۔ اور ملک میں خواہ مخواہ ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے تو ایسی پارٹی آئین کی ہی صرف دشمن نہیں بلکہ وطن کی بھی دشمن ہے۔ دنیا کا کوئی دستور ایسی پارٹی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ پارٹی کتنے ہی مقدس اغراض و مقاصد لے کر کھڑے ہونے کی دعویدار کیوں نہ ہو۔

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کوئی پارٹی اپنے مقاصد کا پراپیگنڈا ہی نہیں کر سکتی۔ نہیں آئین کے اندر وہ کر ہر پارٹی ایسا ضرور کر سکتی ہے۔ مگر وہ برسر اقتدار آنے کے بعد ہی اپنے حسب منشاء تبدیلیاں کر سکتی ہے جو برسر اقتدار پارٹی کو دھمکیاں دینا باغیانہ فعل اور جمہوریت کی توہین ہے مثال کے طور پر یہاں ہم ایک ٹریکٹ سے جو کراچی میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو ایک ایسی ہی سیاسی پارٹی نے شائع کیا ہے ایک اقتباس درج کرتے ہیں:

”ہمارے سیاسی رہنماؤں کو ابھی تک اس حقیقت کا علم نہیں۔ کہ اسلامی دستور کا مطالبہ کسی ایک جماعت یا گروہ کا نہیں۔ بلکہ پوری قوم کا متفقہ مطالبہ ہے جس کا اندازہ سال گذشتہ کی دستوری مہم سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ جو مسلمانان پاکستان نے پورے اتفاق و اتحاد کے ساتھ سارے ملک میں نہایت سرگرمی سے چلائی تھی۔“

اگر یہ الفاظ کھوکھلی سخن سازی نہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ کیوں صحیح جمہوری طریق سے اس بنیاد پر کراچی کارپوریشن کے انتخابات نہیں لڑے گئے۔ اگر ان الفاظ میں ذرا بھی حقیقت ہے۔ تو صوبہ سندھ کے انتخابات جو ہو رہے ہیں۔ اس بنیاد پر لڑ کر ثابت کیا جائے ورنہ اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے؟

اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ پاکستان کے مسلمان اسلام کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ صرف یہ مطلب ہے۔ کہ جس پارٹی کی طرف سے یہ ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ وہ عوام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ اور ملک کے عوام اس کے فریب کو سمجھتے ہیں۔ اور وہ اس خود فریبی میں مبتلا ہے۔ کہ عوام کبھی نہ کبھی اس کا فریب ضرور کھا جائیں گے۔

---

## دفاتر کے افسران اور دیگر ملازمین سے عبدالقیوم خاں کی ملاقات

کراچی ۳۰ / اپریل وزیر صنعت و خوراک خان عبدالقیوم خان کل وزارت خوراک و زراعت کے افسران اور دیگر عملے سے تعارف حاصل کرنے کیلئے ان محکموں کے دفاتر میں تشریف لے گئے آپ نے مختلف دفاتر میں جا کر افسران اور عملے کے دیگر ممبران سے کام کی نوعیت کے بارے میں بات چیت کی۔ آپ درجہ چہارم کے ملازمین چپڑاسیوں وغیرہ سے بھی ملے۔ اور ان سے ان کی فلاح و بہبود سے متعلق سوالات دریافت کئے۔

## چلی کے نائب سفیر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۳۰۔ اپریل: چلی کے نائب سفیر برائے پاکستان مسٹر گستاوو الڈ یویسو آج کراچی پہنچ گئے مسٹر محمد یونس افسر تقریبات حکومت پاکستان نے کیماڑی کی بندرگاہ پر موصوف کا خیر مقدم کیا۔

## چندریگر کل کراچی پہنچ جائیں گے

لاہور ۳۰ / اپریل پنجاب کے گورنر مسٹر اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کل صبح اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں آپ کل صبح ہی پاکستان میل کے ذریعہ کراچی روانہ ہو جائینگے پنجاب کے نامزد گورنر میاں امین الدین دوسرے روز لاہور پہنچ جائیں گے اور اسی روز اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔